احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 4 مارچ 2004ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعرات 4 مارچ 2004ء 12 محرم 1425 ہجری - 4 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 48

ہمیشہ بلند رہنے والی ذات

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی اونٹنی عضباء بہت تیز رفتار تھی اور کوئی اونٹنی اس سے آگے نہ نکل سکتی تھی۔ ایک دفعہ ایک اعرابی نے اس سے مقابلہ کیا اور آگے نکل گیا۔ صحابہؓ کو بڑا رنج ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے اسے محسوس کر کے فرمایا اللہ تعالیٰ دنیا کی کسی چیز کو اونچا کرتا ہے تو لازم ہے کہ اسے نیچا بھی کرے۔ (ہمیشہ بلند رہنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے)

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع حدیث نمبر 6020)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قدیم یونانی حکماء کا نظریہ تھا کہ کائنات میں ہم آہنگی اور حسن ہے اجرام فلکی کروی شکل کے ہیں اس لئے کہ کرہ ایک مکمل شکل ہے- سیارے آسمان پر دائروں میں حرکت کرتے ہیں اس لئے کہ دائرہ مکمل ترین شکل ہے-

(جدید طبیعات کا تعارف صفحہ 62 از پروفیسر محمود انور ناشر مجلس ترقی ادب لاہور طبع اول ستمبر 1965ء)

اس یونانی فلسفہ کے مقابل حضرت مسیح موعود نے کروی صورت نقش توحید قرار دیتے ہوئے یہ لطیف نکتہ بیان فرمایا:

''فطرت کے وسیع اوراق میں اس کے اس قدر نشانات ہیں جو صاف بتلاتے ہیں کہ وہ ہے- ایک ایک چیز اس کائنات میں اس نشان اور تختہ کی طرح ہے جو ہر سڑک اور گلی کے سر پر اس سڑک یا محلہ یا شہر کا نام معلوم کرنے کے لئے لگایا جاتا ہے خدا کی طرف راہنمائی کرتی ہے-......... بات اصل میں یہ ہے کہ انسان کی فطرت ہی میں الست بربکم قالوا بلیٰ (الاعراف :173) نقش کیا گیا ہے- اور تثلیث سے کوئی مناسبت جبلت انسانی اور تمام اشیائے عالم کو نہیں ایک قطرہ پانی کا دیکھو تو وہ گول نظر آتا ہے- مثلث کی شکل میں نظر نہیں آتا۔ اس سے بھی صاف طور پر یہی پایا جاتا ہے کہ توحید کا نقش قدرت کی ہر چیز میں رکھا ہوا ہے۔ خوب غور سے دیکھو کہ پانی کا قطرہ گول ہوتا ہے اور کروی شکل میں توحید ہی ہوتی ہے- اس لئے کہ وہ جہت کو نہیں چاہتی اور مثلث شکل جہت کو چاہتی ہے؛ چنانچہ آگ کو دیکھو شکل بھی مخروطی ہے اور وہ بھی کرویت اپنے اندر رکھتی ہے اس سے بھی توحید کا نور چمکتا ہے- زمین کو لو۔ اور انگریزی ہی سے پوچھو کہ اس کی شکل کیسی ہے؟ کہیں گے گول- الغرض طبعی تحقیقاتیں جہاں تک ہوتی چلی جائیں گی وہاں توحید ہی توحید نکلتی جائے گی......... جس خدا کو قرآن مجید پیش کرتا ہے اس کے لئے زمین و آسمان دلائل سے بھرے پڑے ہیں-''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 40)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

IAAAE کا کنونشن

انٹرنیشنل ایسوی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹ و انجینئرز کے زیر اہتمام مورخہ 6 مارچ 2004ء کو شام 5-30 بجے تا رات 9:00 بجے ایک نہایت دلچسپ اور معلوماتی کنونشن برائے نوجوان / سٹوڈنٹ انجینئرز اور آرکیٹکٹس انصاراللہ ہال ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس کنونشن میں مختلف شعبوں کے ماہرین نوجوان انجینئرز کی راہنمائی کریں گے اور آنے والے دور کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کی آگاہی دیں گے۔ تمام سٹوڈنٹ آرکیٹکٹس اور نوجوان انجینئرز اس انتہائی دلچسپ اور مفید موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل پر رابطہ کریں:-

1- 0300-4348935
salmanahmad_pk@yahoo.com
2- 0300-8484399
nahil@worldcall.net.pk
3- 0333-4225680
enem@lhr.paknet.com.pk
4- 04524-213801'214582
sharis70@hotmail.com
5- khalilatif215@hotmail.com

(چیئرمین IAAAE)

گلشن احمد نرسری کی ورائٹی

گلاب کی تازہ ورائٹی، خوبصورت رنگوں میں دستیاب ہے۔ پھلدار پودے آم (لنگڑا' چونسہ وغیرہ) سندھی بیری' الائچی، گریپ فروٹ، ریڈ بلڈ، فروٹر، پپیتا انگور' خوبانی آلو بخارا وغیرہ دستیاب ہیں۔ سایہ دار پودے السٹونیا، مولسری، بکائن وغیرہ دستیاب ہیں۔ پودوں وغیرہ پر سپرے کروانے کے لئے رابطہ فرمادیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

مشعل راہ

قوموں کی کامیابی کے لئے نسلوں کی درستی ضروری ہے

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

’’میں نے پہلے بھی متواتر جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ قوموں کی کامیابی کے لئے کسی ایک نسل کی درستی کافی نہیں ہوتی۔ جو پروگرام بہت لمبے ہوتے ہیں وہ اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہیں جب کہ متواتر کئی نسلیں انکو پورا کرنے میں لگی رہیں۔ جتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہو اگر اتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لئے نہ دیا جائے تو ظاہر ہے کہ وہ کسی صورت میں مکمل نہیں ہو سکتے۔ اور اگر وہ مکمل نہ ہوں تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ پہلوں نے اس پروگرام کی تکمیل کے لئے جو محنتیں، کوششیں اور قربانیاں کی ہیں وہ بھی سب رائیگاں گئیں۔ مثلاً ایک جھونپڑا ہے اس کے بنانے کے لئے مہینہ کا وقت درکار ہے۔ اب اگر کوئی شخص پندرہ دن کام کر کے اسے چھوڑ دیتا ہے تو یہ لازمی بات ہے کہ وہ جھونپڑا نامکمل رہے گا اور رفتہ رفتہ بالکل خراب ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر ایک مکان ہے جس کی تعمیر کے لئے تین مہینوں کی ضرورت ہے اگر اس پر کوئی شخص مہینہ ڈیڑھ مہینہ خرچ کر کے چھوڑ دیتا ہے تو وہ بھی کبھی مکمل نہیں ہو سکتا اور گو پہلے آدمی سے اس نے زیادہ وقت صرف کیا ہوگا۔ مگر جس کام کے لئے وہ کھڑا ہوا تھا وہ چونکہ تین مہینے کا تھا اس لئے باوجود ڈیڑھ مہینہ خرچ کرنے کے وہ ناکام رہے گا۔ اس کے مقابلہ میں اگر ایک بہت بڑا محل ہے جو دو تین سال میں تیار ہو سکتا ہے تو اس پر اگر کوئی شخص سال بھی خرچ کر دیتا ہے تو نتیجہ اچھا نہیں نکل سکتا۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ پہلے کا جب مہینہ میں کام ختم ہو سکتا تھا اور دوسرے کا تین مہینہ میں تو میں سال بھر کام کر کے بھی اپنے کام کو کیوں ختم نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ جو کام اس نے شروع کیا تھا وہ تین سال کی مدت چاہتا تھا۔ اگر یہ سال یا ڈیڑھ سال لگاتا بھی ہے اور پھر کام کو چھوڑ دیتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے اپنے دو سال ضائع کر دیئے۔ ......

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ نکتہ سکھانے کے لئے اور یہ بتانے کے لئے کہ بعض چیزوں کی تکمیل وقت کے ساتھ مقید ہوتی ہے۔ اپنے کاموں کے لئے بھی مختلف اوقات مقرر کر دیئے ہیں۔ بعض نادان اعتراض کرتے ہیں کہ جب خدا کــن فیــکــون کہنے والا ہے تو اس کے لئے یہ کیا مشکل ہے کہ وہ ایک سیکنڈ میں تمام کام کر لے۔ یہ درست ہے کہ خدا اگر چاہے تو ایک سیکنڈ میں ہی تمام کام کر لے لیکن اگر خدا ایک سیکنڈ میں تمام کام کر دیتا تو انسان میں استقلال کا مادہ پیدا نہ ہوتا اور اس کے سامنے کوئی ایسی مثال نہ ہوتی جس سے وہ سمجھ سکتا کہ استقلال کیا چیز ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو دیکھو کوئی کام ایسا ہے جو وہ بیس اکیس دن میں کرتا ہے۔ مثلاً مرغی کے بچے پیدا کرنے کے لئے تین ہفتے کافی ہوتے ہیں۔ پھر کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جن کو وہ چھ مہینے میں کرتا ہے جیسے بکری کا بچہ ہے اس کے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ چھ مہینے لگا دیتا ہے۔ پھر کچھ کام ایسے ہیں جن کو وہ نو مہینے میں کرتا ہے جیسے انسان کا بچہ ہے اس کام کو وہ نو مہینے میں کرتا ہے۔ پھر کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جو سال چاہتے ہیں جیسے گھوڑی کا بچہ ہے کہ وہ سال میں پیدا ہوتا ہے۔ پھر کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جو پانچ دس بلکہ بعض بیس سال میں مکمل ہوتے ہیں۔ جیسے پھلدار درخت ہیں کوئی ان میں سے تین چار سال میں پھل دیتا ہے۔ کوئی سات سال میں پھل دیتا ہے۔ کوئی دس سال میں پھل دیتا ہے۔ کوئی پندرہ سال میں پھل دیتا ہے۔ گویا یہ کام خدا تعالیٰ کئی سالوں میں جا کر کرتا ہے۔ اسی طرح وہ اپنے اوقات کی لمبائی کو بڑھاتا چلا گیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض کام اللہ تعالیٰ لاکھوں سالوں میں کرتا ہے جیسے پتھر کا کوئلہ ہے۔ ....

جس طرح بعض دواؤں کو ایک لمبے عرصہ تک دفن رکھ کر انہیں مفید بننے کا موقع دیا جاتا ہے اور اگر یہ موقعہ نہ دیا جائے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ ہم عمداً اس دوائی کو خراب کرتے ہیں۔ اسی طرح ضروری ہوتا ہے کہ جمالی تعلیموں کے نیک نتائج کا بھی ایک لمبے عرصہ تک انتظار کیا جائے۔ مگر دواؤں میں سے کوئی دوائی زمین میں دفن کی جاتی ہے، کوئی جو میں دفن کی جاتی ہے، کوئی گیہوں میں دفن کی جاتی ہے۔ مگر جمالی تعلیم ایک لمبے عرصہ تک اپنے دلوں میں دفن کی جاتی ہے۔ جب ایک لمبے عرصہ تک اس تعلیم کو اپنے دلوں میں جگہ دی جائے تو یہ اعلیٰ درجہ کی معجون بن جاتی ہے۔ ایسی معجون جو تریاق ہوتی ہے اور جو مردہ کو بھی زندہ کر دیتی ہے۔

پس قانون قدرت کا یہ نکتہ ہمیں بھلا نہیں دینا چاہئے۔ نادانی کی وجہ سے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جب اجزاء وہی ہیں تو وقت کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قانون قدرت میں ایسی کئی مثالیں رکھ دی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض چیزوں کے لئے وقت کی لمبائی بھی ایک جزو ہوتی ہے۔

اس لئے میں نے جماعت میں مجلس خدام الاحمدیہ کی بنیاد رکھی ہے۔ میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسل دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولاد کے دلوں میں۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے۔ ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کر لے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔ اگر ایک یا دو نسلوں تک ہی یہ تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دے گی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 78 تا 80)

غزل

انا کو مارنے کا جب ارادہ کر لیا میں نے
تو فہم ذات کو صیقل زیادہ کر لیا میں نے

کسی کی تنگ نظری نے مجھے یہ فیض پہنچایا
کہ اوروں کے لئے دل کو کشادہ کر لیا میں نے

وفا کا لفظ ان کے لب سے کچھ اس شان سے نکلا
کہ حرز جان پھر یہ حرف سادہ کر لیا میں نے

مری نادانیاں کہ بے نیازی دیکھ کر اس کی
بتوں کو اپنے دل میں ایستادہ کر لیا میں نے

جھکاؤ دیکھ کر دنیا کی جانب سب یہی سمجھے
قطع ان سے تعلق ہی مبادا کر لیا میں نے

تغافل لاکھ وہ برتے نہ یہ دہلیز چھوٹے گی
بس اپنے آپ سے یہ اب تو وعدہ کر لیا میں نے

شراب درد کی لذت بھی کیا ہے جب نشہ ٹوٹا
تو پھر سے اہتمام جام و بادہ کر لیا میں نے

اتر آئے ہیں جب بھی زندگی میں میری سناٹے
تو پھر عہد محبت کا اعادہ کر لیا میں نے

اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے
یہی سب سوچ کے آسان جادہ کر لیا میں نے

کبھی خود کو سنبھالا کھا کے ٹھوکر تو کبھی لوگو
تمہاری لغزشوں سے استفادہ کر لیا میں نے

جگر کے خون کے دھارے مری آنکھوں سے بہہ نکلے
لہو سے اپنے ہی رنگیں لبادہ کر لیا میں نے

صاحبزادی امۃ القدوس

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حقائق الاشیاء

(19)

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

قرآن کریم کے بیان کردہ سائنسی اسرار و رموز

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

مرتبہ: محمد محمود طاہر

جنیٹک ٹیکنالوجی اور قرآنی تعلیم

یکم جون 1997ء کی مجلس سوال و جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا کہ موجودہ Genetic تجربات آئندہ صدیوں میں انسانی مخلوق پر کس حد تک اثر انداز ہوں گے۔ حضور نے قرآن کریم کی روشنی میں بیان فرمایا کہ قرآن کہیں بھی سائنس اور ٹیکنالوجی کے تجربات کو رد نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے رہنمائی فرماتا ہے جہاں تک Genetic Technology کا تعلق ہے قرآن مجید صرف اور صرف اس بات کو سختی سے رد کرتا ہے کہ انسان خداتعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلیاں کرنے لگے اس کے لئے خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایسے انسانوں کو ضرور سزا دے گا۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 رجون 1997ء)

انسانی ترقی کا سفر اور ربوبیت کا مضمون

3 رجنوری 1997ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مسلسل جاری عمل اور وقت کے بارہ میں فرمایا کہ:۔

جہاں تک مومن کا تعلق ہے وہ اپنے گزرے ہوئے سال اور آنے والے سال کو ایک مسلسل جاری پانی کی طرح دیکھتا ہے جو ہر لحہ آگے بڑھ رہا ہے اور جو سنگم منائے جاتے ہیں یہ اس قسم کا ہی ہے جیسے اچانک کوئی آبشار آ جائے یا کوئی پل آ جائے جس کے نیچے سے پانی گزرے یا اردگرد کا منظر بدل جائے لیکن پانی کی رفتار، اس کا ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جانا، ایک مقصد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور زندگی بھی انسان جب مختلف وقت کے پیمانوں میں دیکھتا ہے تو یہ سمجھتا ہے کہ پیمانہ کچھ بدلا ہوا دکھائی دے رہا ہے، کچھ اردگرد کا ماحول بدلا ہے، کچھ رفتار ڈھلوان کی وجہ سے بدلی یا تیزی آنے کے نتیجے میں پیدا ہوئیں غرضیکہ ایک رواں پانی کی طرح ایک زندگی کی مثال دیکھی جا سکتی ہے۔ اور اس تعلق میں جو سوچنے کی باتیں ہیں وہ وہی ہیں جو قرآن کریم نے ایک آیت میں بیان فرما دیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق رکھتی ہیں جو یہ ہے وللاٰخرۃ خیر (۔) سب زندگیاں گزر رہی ہیں، رواں دواں ہیں۔ کوئی بھی زندگی ساکت اور جامد ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ سکوت جمود موت کا نام ہے۔ پس ہر چیز حرکت کر رہی ہے، ہر چیز آگے بڑھ رہی ہے مگر اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیری زندگی اس طرح بڑھ رہی ہے کہ ہر آنے والا لمحہ گزرے ہوئے لمحے سے بہتر سے بہتر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پس یہ وہ پیمانہ ہے جسے ہم پیمانہ صفات کہہ سکتے ہیں اور انسان اسی پیمانے سے خداتعالیٰ کی ذات کو بھی دیکھتا ہے۔ تو بعینہٖ تمام صفات اس پیمانے پہ پوری اترتی ہیں۔ اگرچہ خدا میں تبدیلی نہیں مگر جس کائنات کو اس نے پیدا کیا ہے اس میں ہمہ وقت ایک تبدیلی ہے جو ادنیٰ سے اعلیٰ ہدف کی طرف ہے۔

ربوبیت کا جاری مضمون

پس ربوبیت کا مضمون ہے جو اس آیت کے حوالے سے سمجھ آتا ہے اور گزرتے ہوئے وقت کے حوالے سے سمجھ آتا ہے۔ پس ربوبیت جہاں بھی ایسی کائنات میں جلوہ گر ہے جہاں اختیار نہیں ہے وہاں بلاشبہ ہر آنے والا لمحہ اس مادی کائنات کا جو شعور کے ساتھ سفر نہیں کر رہی بلکہ بے اختیار قوانین کے تابع سفر کر رہی ہے وہ خدا کی ربوبیت کے عین منشاء کے مطابق آگے بڑھ رہی ہے۔ اس میں ہر آنے والا لمحہ پہلے سے بہتر ہے۔ ہر چیز منظم ہو رہی ہے، مرتب ہو رہی ہے، نئی نئی شاخیں نکل رہی ہیں اس میں سے۔ نشوونما کا ایسا پھیلتا ہوا دائرہ ہے کہ جو معلوم ہوتا ہے کبھی بھی ختم نہیں ہو سکتا اور واقعتاً ختم نہیں ہو سکتا۔

علم کا دائرہ

یہ وہی دائرہ ہے جس کا ذکر قرآن کریم نے آیت الکرسی میں یوں فرمایا (۔) انسانی علم خداتعالیٰ کے علم کے دائروں پر محیط نہیں ہو سکتا، اسے دائرے میں نہیں لے سکتا۔ صرف اس حد تک وہ علم پائے گا جس حد تک خدا اجازت دے دے۔ کیونکہ خدا کے دائرے جو تخلیق کے دائرے ہیں وہ پھیل رہے ہیں اور اسی طرح علم بھی پھیلتا چلا جاتا ہے۔ آج انسان ایک علم کے اوپر ایک دائرہ بنائے وہ سمجھے کہ میں نے اس پہ قابو پا لیا اس دائرہ کو توڑ کر علم ضرور باہر نکل جائے گا۔ کیونکہ ہر آنے والا دن اس علم میں وسعت پیدا کرے گا، نئی شاخیں کھولے گا وہ اس برتن میں سما ہی نہیں سکتا۔ پس یہ وہ ربوبیت کا مضمون ہے جو ہر آنے والے لمحے کو پہلے سے بہتر دکھا رہا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے اس میں ایک اور شان پیدا ہو جاتی ہے۔ جو انسان اور دیگر مخلوقات کا فرق دکھاتی ہے۔ دیگر مخلوقات میں جو آگے بڑھنے کا مضمون ہے وہ اپنی کسی خوبی اپنے فیصلے سے تعلق نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ کی ایک جاری تقدیر سے تعلق رکھتا ہے جو ہمیں ایک لمبے عرصے تک درجہ بدرجہ ترقی دے کر یہ سمجھاتا ہے کہ ہمارا خدا ہمیشہ آگے بڑھانے والا ہے۔ اور جب وہاں جا کر کھڑا کیا جہاں انسانیت شروع ہوتی ہے اور یہ قانون نئے بنا کر ہمارے سامنے رکھے کہ اب تم چاہو تو نیچے کی طرف دوڑ پڑو۔ چاہو تو اوپر کی طرف جاؤ اب تمہیں اختیار ہے تو جہاں اختیار دیا گیا وہاں اکثر انسان نیچے کی طرف دوڑے ہیں، اوپر کی طرف نہیں گئے اور ”اسفل سافلین“ کی طرف ان کا رخ ہو گیا۔ ان کا ہر آنے والا لمحہ پہلے لمحوں سے بدتر ہوتا چلا گیا اور جب وہ ایک ایسی انتہاء کو پہنچے جس کے بعد پھر ان کو زندہ رہنے کا حق نہیں رہا تو پھر خداتعالیٰ نے ان قوموں کو برباد کر دیا۔

آنحضرتؐ کی مثال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان تمام انسانوں کی صف میں سب سے آگے بڑھے ہوئے ہیں جنہوں نے ہر لمحہ آگے کی طرف قدم بڑھایا ہے جنہوں نے اس شعوری حق کو استعمال فرمایا اور بہت ہی اعلیٰ طریق پر استعمال فرمایا۔ پس تمام انبیاء اور ان سے پہلے صالحین، ان سے نچلے طبقے میں صالحین، شہداء اور صدیقین سبھی وہ ہیں جن کے آنے والے لمحے پچھلے لمحوں سے آگے ہوتے ہیں اور اس مضمون پر گواہی دے کر مرتے ہیں کہ (۔) اے اللہ ہمیں وفات دینا تو نیکوں میں داخل کر کے وفات دینا۔ ادنیٰ حالتوں میں وفات نہ دینا۔ پس گزرے ہوئے وقت کے ساتھ ایک یہ بھی تو مضمون ہے جسے ذہن میں از خود بیدار ہو جانا چاہئے اور اس پہلو سے اپنے سال کا جائزہ لینا چاہئے اور آئندہ سال کے متعلق معین منصوبہ ہونا چاہئے کہ ہم آئندہ کیا کریں گے۔

صدیوں سال پر محیط مقابلہ

جہاں تک انفرادی فیصلوں کا تعلق ہے اس کے متعلق یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی تفصیلی بات کی جا سکے کیونکہ ہر انسان کا مقام الگ الگ ہے۔ جیسے میراتھن دوڑ ہوتی ہے تو اگلوں اور پچھلوں کے درمیان میلوں کا فاصلہ بھی ہوتا ہے۔ تو ہمارا جو انسانی مقابلہ ہے وہ صدیوں تک بھی پھیلا پڑا ہے بلکہ ہزاروں سال تک بھی۔ پس انسان کی اس دوڑ میں جو اجتماعی دوڑ ہے اس میں پہلے درجے کا جو انسان سب سے آگے ہے اس میں اور سب سے پیچھے آگے بڑھنے والے میں، پیچھے ہٹنے والوں کی بات نہیں میں کر رہا ان کا تو رخ ہی بدل گیا، آگے بڑھنے والوں میں بھی اتنے فاصلے پڑ جاتے ہیں کہ گویا جو سب سے پیچھے ہے وہ اگلے آدمی کے متعلق علم ہی نہیں رکھتا کہ وہ کہاں غائب ہو گیا۔

صراط مستقیم

پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس صراط مستقیم پر چلے ہیں اور چلتے رہے وہ صراط مستقیم ایسی ہے جس کے آخر پر عام آدمی نیکی کی راہوں پر قدم مارنے والے اور گرتے پڑتے آگے بڑھنے والے وہ بھی تو ہیں اور فاصلے بہت ہیں جو صدیوں، ہزاروں سال کے فاصلے بلکہ اس سے بھی زیادہ بن جائیں گے۔ اگر روحانی مراتب کو آپ گہری نظر سے دیکھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور ابتدائی نیکی کے سفر کرنے والے کے درمیان یوں معلوم ہوتا ہے کہ لامتناہی فاصلہ ہے، اس کا عام انسان تصور نہیں کر سکتا۔ مگر قدر مشترک کیا ہے۔ اگر قدر مشترک کوئی نہ ہو تو پھر انسان اس نیکی کے رستے پر چلنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

عدل اور مالکیت

قدر مشترک خداتعالیٰ نے بیان فرمائی ہے (۔)

تو کہہ دے کہ میں تمہاری طرح کا ہی ایک بشر ہوں اس لئے جتنی ترقی میں نے کی ہے صلاحیت کے لحاظ سے تمہیں اس سے محروم نہیں رکھا گیا۔ تم نہیں کہہ سکتے کہ میں اور قسم کا انسان تھا یعنی بشریت کی صلاحیت کے لحاظ سے تمہیں سب کچھ دیا گیا ہے جو مجھے بھی دیا گیا تھا مگر مجھے وحی نے ایک نئی زندگی عطا کر دی اور وحی بھی بغیر کسی استحقاق کے نہیں تھی۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نظر سے دیکھیں یا انسان کی نظر سے دیکھیں تو استحقاق کوئی دکھائی نہیں دیتا مگر اللہ کا کوئی فیصلہ بھی بغیر حق کے نہیں ہوا کرتا ان معنوں میں میں کہہ رہا ہوں کہ وحی بھی استحقاق سے تعلق رکھتی ہے۔ اگرچہ آخری

باقی صفحہ 5 پر

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

ہوا تھی گو تند و تیز لیکن......

مکرم ملک صلاح الدین صاحب کا ذکر خیر

ہجرت کے بعد قادیان میں جو درویش دھونی رما کر بیٹھ گئے ان میں ایک وجود ملک صلاح الدین صاحب کا بھی تھا۔ وہی بستی جو اپنی تھی پرائی ہوگئی تھی۔ وہ گلی کوچے جن میں اپنائیت کا ہن برستا تھا انہیں اجنبیت کا گھن لگ گیا تھا۔ جائے ماندن نہ پائے رفتن کا مضمون تھا۔ لوگ دارالمسیح میں محصور ہوکر جان ہتھیلی پر رکھے بتیس دانتوں میں زبان کی طرح بیٹھے تھے۔ باہر کی دنیا سے صرف دعاؤں کا رابطہ تھا۔ انہیں اس بات کا یقین تھا کہ ان کے اپنے انہیں بھولے نہیں بلکہ ان کی یاد میں بے قرار ہیں۔ دن رات ان کی سلامتی کی دعائیں کرتے نہیں تھکتے۔ وقت کی طنابیں رفتہ رفتہ ڈھیلی ہونے لگیں۔ حالات میں ٹھہراؤ پیدا ہوا۔ باہر کی دنیا سے رابطہ ہونے کی موہوم سی صورت ہویدا ہونے لگی۔ ان محصور درویشوں کی پامردی اور اولوالعزمی نے تاریخ کا سینہ شق کر دیا۔ اجنبیت کے بادل چھٹنے لگے اور زندگی معمول پر آنے لگی۔ ایسے جانکاہ ماحول میں جس شخص نے قلم کو ہاتھ سے رکھنے نہیں دیا تھا پچھلے دنوں موت نے اس کے ہاتھ سے قلم رکھوا لیا۔ وہ درویش قضی نحبہ، کے زمرہ میں جا شامل ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین۔ کیا صاحب قلم تھا کہ جان ہتھیلی پر لئے پھرتا تھا مگر تاریخ کے اوراق پارینہ کو محفوظ کرنے کی دھن لگی ہوئی تھی۔ اس کے لئے دن دن تھا نہ رات رات تھی، قلم تھا اور وہ تھا۔ ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں اور وہ قومیں خوش نصیب ہوتی ہیں جنہیں ایسے دیوانہ وار کام کرنے والے مل جائیں۔

ہمارا ان سے تعلق قادیان کی ہمسائیگی کا تعلق تھا۔ ہم ان کے دیوار بیچ کے پڑوسی تھے۔ ہم نے اپنے ہوش میں جب بھی انہیں دیکھا ان کے ہاتھ میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی کتاب ہی دیکھی۔ اس زمانہ میں یہ تو اندازہ نہیں تھا کہ ہمارے یہ ہمسائے علمی دنیا میں جانے پہچانے ہیں۔ بعد میں جا کر اندازہ ہوا کہ ہماری طرح محض ادب ہی نہیں چھانٹتے اپنے قلم کو سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف رکھتے ہیں۔ ہمارے پھوپھا حضرت مولوی غلام نبی مصری سے ان کا عاشقانہ تعلق تھا ہر وقت ان سے کچھ نہ کچھ پڑھتے پوچھتے رہتے۔ آتے جاتے اٹھتے بیٹھتے ان کا یہی طریق تھا۔ ہمارے گھر میں ان کا پڑوسی ہونے کے ناتے بڑا احترام تھے اس پر مستزاد ان کا ہمارے بڑوں سے علمی رابطہ اور رشتہ تھا اس لئے ملک صلاح الدین صاحب ہمارے گھر کے ایک فرد ہی تھے اور قادیان میں محلّہ داری کے سارے تعلقات ایسے ہی تھے حق ہمسایہ ماں جایا، لوگوں کے نزدیک محض لفظ تھے مگر ہمارے ہاں قادیان میں اور بعد کو ربوہ میں جیتا جاگتا رویہ بن گئے تھے۔ جب دونوں ملکوں کے مابین آمدورفت شروع ہوئی اور قادیان کے درویشوں کو ربوہ آنے کا موقع ملا تو ملک صاحب جب آئے تو حضرت مصلح موعود اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے ملنے کے بعد ہمارے ہاں آئے تھے اور پھوپھا جی سے گلے لگ کر ٹوٹ کر ملے تھے۔ ہماری پھوپھی جی نے اپنے بچوں کی طرح ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ کئی سال بعد ان کے برادر محترم اپنے بیٹے کے لئے بھائی جان محمد احمد نعیم مرحوم کی بیٹی کا رشتہ لینے آئے تو اور کچھ نہیں کہا صرف یہ کہا تھا کہ میں اپنے بزرگوں کی اولاد میں سے ایک بچی کا رشتہ مانگ رہا ہوں اور ہم نے بلاچون و چرا اس رشتہ پر صاد کر دیا تھا۔ قادیان کی ہمسائیگی اور ملک صلاح الدین کا خاندان اور بھلا کس چیز کی ضرورت تھی۔

ملک صاحب نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جو خدمت کی اس کا صلہ تو اللہ تعالیٰ ہی دے گا مگر ایک نازک وقت میں ایک نازک موضوع کو چن لینا اور پھر ساری عمر اس کی تحقیق و جستجو میں کھپا دینا ہر کسی کا کام نہیں۔ ہر مردے و ہر کارے۔ سلسلہ کی ابتدائی تاریخ تو حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی نے محفوظ کی اور اب اس بنیاد پر مورخ احمدیت مولانا دوست محمد شاہد تاریخ احمدیت کی عمارت استوار کر رہے ہیں اگر یہ بنیاد موجود نہ ہوتی تو عمارت کیسے استوار ہوتی؟ ملک صاحب نے جو کام اپنے ذمہ لیا اور کیا وہ بھی کسی ایک شخص کے کرنے کا کام نہیں تھا اداروں کا کام تھا مگر ملک صاحب نے تن تنہا اس کام میں ہاتھ ڈالا اور اللہ تعالیٰ نے اسے قبول عام بخشا اور توفیق ارزانی فرمائی کہ وہ اس کام کو اپنی بساط کی حد تک پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں مگر افراد تو ایسے کاموں کی بنیاد ہی رکھ سکتے ہیں بعد میں آنے والے ان بنیادوں پر عمارت اٹھاتے ہیں۔

ملک صاحب نے بروقت اس ضرورت کو محسوس کیا کہ حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں کی زندگی کے حالات اگر اب نہ محفوظ کئے گئے تو عین ممکن ہے پھر وقت ایسے کام کی مہلت ہی نہ دے کیونکہ جوں جوں وقت گزرتا جائے گا ان رفقاء کے جاننے والے معدوم ہوتے چلے جائیں گے کیونکہ زندگی کا قافلہ تو رکتا نہیں۔ وقت اس بات کا انتظار نہیں کیا کرتا کہ بزرگوں سے جو کچھ پوچھنا ہے پوچھ لو ورنہ کچھ ایسے بھی اٹھ جائیں گے اس دنیا سے جن کو تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے۔

ملک صاحب نے رفقاء کے حالات زندگی جمع کرنے اور چھاپنے کا بیڑا اٹھایا اور تن تنہا یہ کام کرتے رہے، اور یہ، اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں۔ ہمیں تفصیلات کا تو پتہ نہیں کہ ملک صاحب کو ان حالات کے حصول اور پھر تدوین اور پھر اشاعت کے لئے جو اخراجات اٹھانا پڑتے تھے ان کا کیا انتظام ہوتا تھا مگر ظاہر ہے کہ حالات حاصل بھی ہوئے مدون بھی ہوئے اور زیور طبع سے آراستہ بھی ہوئے اور اب انہیں بنیادوں پر لوگ آگے کام کر رہے ہیں۔

ملک صلاح الدین صاحب کی سیرت کے بارہ میں جو کچھ لکھنا چاہتا ہوں وہ بھی اپنی ذات میں عجیب ہے۔ قادیان میں جب ملک صاحب سے ملاقات ہوتی تو ہم سے پہلا سوال یہ کرتے کہ حضرت مولوی صاحب کیسے ہیں؟ پھر فرداً فرداً تمام گھر والوں کی خیریت دریافت کرتے۔ ہماری پھوپھی جی کو استانی جی کہا کرتے تھے اور سارا محلّہ ہی انہیں استانی جی کہتا تھا کیونکہ وہ محلّہ بھر کے بچوں کو قرآن پڑھاتی تھیں ملک صاحب اپنے خوردوں کے لکھے ہوئے مضمون بھی پڑھا کرتے تھے ہمارے پاس سویڈن میں ان کے کئی خطوط آئے جس میں روزنامہ الفضل یا بدر یا سلسلہ کے دوسرے پرچوں میں چھپے ہوئے مضامین پر ان کی رائے درج تھی یعنی وہ سلسلہ کے سارے پرچے بالاستیعاب پڑھتے تھے اور لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی بھی کرتے تھے یہ صفت بہت کم لوگوں میں ہوتی ہے۔ اہل ادب یہ کہتے ہیں کہ جو لکھنے والا دوسروں کے لکھے پر اپنی رائے کا اظہار کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے وہ بہت بڑا ادیب ہوتا ہے۔ ملک صاحب نے کبھی ادیب ہونے کا دعویٰ نہیں کیا ہوگا مگر ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ بہت بڑے ادیب تھے کیونکہ وہ لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی بھی کرتے تھے۔ بعض شعرا کے بارہ میں ادب والوں نے ان کے ”بےفیض“ ہونے کی یہ دلیل دی ہے کہ وہ اس لئے بےفیض تھے کہ وہ اپنی رائے کے اظہار میں بخیل تھے۔ ہم نے اپنی جماعت کے بزرگوں کو فیض رساں پایا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تھے، حضرت حافظ مختار احمد شاہجہان پوری تھے اور حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل تھے۔ پھر متاخرین میں روشن دین تنویر تھے نسیم سیفی تھے، یہ لوگ اپنی جماعت کے کسی فرد میں ادبی صلاحیت اور سلیقہ دیکھتے تو اس کی حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ ملک صاحب بھی صاحب فیض تھے ہم جیسے دور بیٹھے ہوئے ان کے فیض سے متمتع ہوتے تھے تو ان کے قریب رہنے والوں نے ان سے کیا کیا فیض نہ پایا ہوگا۔

ہمیں 1958ء میں یعنی تقسیم ملک کے کوئی گیارہ برس بعد قادیان جانے کا موقع ملا۔ ملک صاحب ازبسکہ بے حد مصروف تھے مگر ہمیں خود اپنے ساتھ لے کر محلّہ دارالفضل گئے اور ہمیں ہمارے بزرگوں کے مکان دکھائے اور ان کا ذکر خیر کرکے آبدیدہ ہوتے رہے۔ ہمارے گھر میں آم کا جو درخت تھا وہ اس وقت تک موجود اور ثمر ور تھا۔ اس کے نیچے چارپائی بچھا کر بیٹھے تو ان وقتوں کو یاد کرکے سسکیاں بھر بھر کے روئے کہ وہاں بیٹھ کر وہ پھوپھا جی سے درس لیا کرتے تھے۔ ہم نے انہیں یاد دلایا کہ ہم نے اپنے دادا جان کی جو تصویر دیکھی ہے اس میں وہ اس آم کے نیچے چارپائی پر بیٹھے قرآن پڑھ رہے ہیں اور ملک صاحب کو یہ بات بھی یاد تھی ان سے مل کر یہ معلوم ہوتا تھا وقت رک گیا ہے ان کی باتوں میں ملائمت اور مزاج میں دھیما پن تھا۔ ان کی ٹوپی اور ان کی عینک ان کے چہرے کا جزو لاینفک تھی۔ ہمیں یاد نہیں پڑتا کہ ہم نے کبھی انہیں ٹوپی یا عینک کے بغیر دیکھا ہو ہاتھ کبھی خالی نہیں ہوتے تھے کوئی نہ کوئی کتاب ہاتھ میں ہوتی تھی۔ ربوہ میں ہم نے انہیں فائلیں بغل میں دبائے دیکھا وہ فائلیں رفقاء کے جمع شدہ حالات پر مشتمل ہوتی تھیں۔ عجیب تر بات یہ ہے کہ انہوں نے اتنا کچھ لکھا اور ہمارے پڑوس میں بیٹھ کر لکھا مگر ہمیں یاد نہیں کہ ہم نے انہیں کبھی لکھتے دیکھا ہو۔ شاید لکھنے میں انہیں یکسوئی درکار ہوتی ہوگی اس لئے تنہائی میں بیٹھ کر لکھتے ہوں گے۔ ہمارے پھوپھا جی تو چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے بیت الذکر میں نماز کے لئے جاتے ہوئے بھی لکھتے رہتے تھے انہیں حضرت مسیح موعود کی پیروی میں چل پھر کر لکھنے کی مشق ہوگئی تھی۔

ہم نے ملک صاحب کے ذکر خیر کا مضمون اس شعر کے ایک حصہ سے شروع کیا تھا کہ ؎

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

ملک صاحب نے بھی تند و تیز مخالف ہوا کے باوجود اپنے کام کو جاری رکھا اور اس چراغ کو جو ہوائے مخالف کے جھونکوں سے کسی وقت بھی بجھ سکتا تھا اپنی اولوالعزمی سے بجھنے نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

☆ گندگی کے ڈھیر ہمیں باہر نظر نہ آئیں۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

بیگم مسعودہ منصور کرامت صاحبہ

بعض بھولی بسری یادیں

بزرگان سلسلہ سے فیضیاب ہونے کے قیمتی اور یادگار لمحات

یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ ہم رفقاء حضرت مسیح موعود کی اولاد میں سے ہیں۔ اس پر جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں وہ کم ہے۔ میرے والد شیخ مسعود احمد رشید صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت صوفی مولا بخش صاحب کے صاحبزادے اور والدہ حمیدہ خانم حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت خان بہادر غلام محمد صاحب آف گلگت کی صاحبزادی تھیں۔ اسی طرح میرے میاں منصور کرامت صاحب کے والد محترم محمد کرامت اللہ صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت محترم بابو اکبر علی صاحب آف اسٹار ہوزری قادیان کے صاحبزادے اور والدہ محترمہ آمنہ کرامت صاحبہ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت ملک مولا بخش صاحب آف امرتسر کی صاحبزادی تھیں۔ میری ساس آمنہ کرامت صاحبہ کا بچپن سے ہی جماعت سے پختہ تعلق تھا۔ کراچی کی صدر لجنہ اماء اللہ کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ کافی عرصہ تک گھر پر نماز باجماعت۔ اجلاسات اور درس القرآن کا اہتمام ہوتا رہا۔

پارٹیشن سے پہلے ملتان ایک چھوٹا۔ خوبصورت اور صاف ستھرا شہر تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ میرا بچپن اور نوعمری کا زمانہ ملتان میں بہت مقدس اور معتبر لوگوں کے درمیان گزرا۔ ہمسائیگی میں حضرت مرزا مظفر احمد صاحب کی رہائش گاہ تھی۔ کچھ فاصلے پر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کا بنگلہ تھا۔ اور ان کے نزدیک محترم پیر صلاح الدین صاحب کی رہائش تھی۔ محترم ملک عمر علی کھوکھر صاحب کا شمار ملتان کے بااثر زمینداروں میں ہوتا تھا۔ جن سے میرے والد صاحب کے بہت قریبی برادرانہ تعلقات تھے۔ ملتان میں ہی چوہدری محمد حسین صاحب قیام پذیر تھے جن کے سعادت مند اور نامور بیٹے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے نوبیل انعام حاصل کرکے نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ ملک و ملت کا نام روشن کیا۔ ان نامور اور پراثر بابرکت ہستیوں سے میری بچپن کی یادیں وابستہ ہیں۔ روزانہ ملاقات ہوتی۔ نمازیں باجماعت ادا کی جاتیں۔

لجنہ اماء اللہ کی صدر محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب تھیں۔ محترم سید ناصر صاحب مرحوم میرے میاں کے کلاس فیلو تھے۔ قادیان سے پرانا دوستی کا تعلق تھا۔ دونوں میاں بیوی اعلیٰ صفات۔ عمدہ اخلاق اور اعلیٰ قدروں کے حامل تھے۔ لجنہ کے اجلاسوں میں اکثر خاندان مسیح موعود کے افراد سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوتی۔ ان یادوں میں محترمہ صاحبزادی امتہ الباسط صاحبہ (آپا باچھی) اور محترمہ صاحبزادی امتہ الحکیم صاحبہ (آپا حکمی) سے ملنا خاص طور ر یاد ہے۔ گھروں میں بچوں کو قرآن شریف پڑھانے کا انتظام تھا۔ عشاء کی نماز باجماعت باری باری سب کے گھر پر ہوتی۔ محترم چوہدری محمد حسین صاحب روزانہ تشریف لاتے۔ رمضان کے بابرکت ایام میں آپ درس القرآن بھی دیتے تھے۔ بچوں کو دینی اور اخلاقی تعلیمات سے آگاہ کرتے۔ برسوں بعد جب میرے میاں اور میں انگلینڈ قیام پذیر ہوئے۔ تب بھی آپ نے محبت و شفقت کا تعلق قائم رکھا۔

غالباً 1945ء میں والدہ صاحبہ صدر لجنہ منتخب ہوئیں۔ اور ہمارے گھر درس القرآن اور اجلاسات کا روح پرور سلسلہ جاری ہوا۔ جماعت کی نامور اور مقدس ہستیوں سے ملنا ملانا ایک خواب کی طرح آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ قیام پاکستان سے قبل والد صاحب کا تبادلہ لاہور ہوگیا۔ ہمارا قیام گورنمنٹ آفیسر کالونی G.O.R میں ہوا۔ جہاں بڑے بنگلوں کے ساتھ وسیع باغ و باغیچہ اپنی رونق آپ تھے۔ یہاں زیادہ تر آفیسرز ہندو اور انگریز تھے۔ والد صاحب کے علاوہ تین اور آفیسر مومن تھے۔ گرمیوں میں تمام دفاتر شملہ منتقل ہو جاتے۔ ایک ایسی ہی یاد میں جب ہمارا سارا سامان شملہ پہنچ گیا۔ مگر والد صاحب کو آرڈر آگئے کہ آپ لاہور میں ہی رہیں۔ تو ہم سب کے منہ لٹک گئے۔ آہستہ آہستہ G.O.R سے تمام انگریز چلے گئے۔ حالات نے ایک نیا رخ اختیار کیا۔ کشت و خون اور قتل و غارت گری کی دلخراش خبریں پہنچنے لگیں۔ انڈیا سے واہگہ بارڈر پر مسلمانوں کے لئے پٹے قافلے پہنچے۔ ہمارا گھر ان قافلوں کی آمد سے ایک پناہ گاہ کی صورت اختیار کر گیا۔ قادیان اور انڈیا کے مختلف شہروں سے نزدیک و دور کے عزیز برے حالوں سے وطن پاک کو پہنچ کر اس کی مٹی کو چومتے رہے۔ جیسے جیسے رہائش کا انتظام ہوتا گیا وہ ایک نئے عزم کے ساتھ نئی زندگی سے نبرد آزما ہونے کے لئے تیار ہوتے گئے۔

ہمارا گھر ایک لمبے عرصہ تک مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دیتا رہا۔ انہی دنوں رتن باغ ہماری بھرپور توجہ کا مرکز بن گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی آمد سے رتن باغ جماعت کا مرکز بن گیا۔ ہماری خوش قسمتی کہ خاندان مسیح موعود اور جماعت کی نامور مقدس ہستیوں سے ملنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اکثر شامیں حضرت نواب عبداللہ خان صاحب کے خاندان کے ساتھ گزرتیں۔ محترم نواب صاحب کے والد صاحب سے بہت قریبی برادرانہ تعلقات تھے۔ رتن باغ کے نچلے حصے میں ان کا قیام تھا۔ میرے کانوں میں اس آواز کی مٹھاس اب بھی زندہ ہے جب حضرت اماں جان والدہ صاحبہ کو دیکھ کر مسعود کی بیوی کہہ کر بلاتیں۔ حضرت اماں جان کا وجود انتہائی پرسکون۔ تروتازہ پراثر شخصیت کا حامل تھا۔ وہ ہم دونوں بہنوں سے انتہائی بے تکلفی اور پیار سے مخاطب ہوتیں مگر ہم ان کی شخصیت اور مقام سے مرعوب ہوکر بات نہ کر پاتے۔ مجھے یاد ہے جب منصور کرامت صاحب سے میرا رشتہ طے ہوا تب رتن باغ کی ایک ملاقات میں مجھے بلاکر بہت دعائیں دیں کہ یہ آمنہ کرامت کی بہو بن رہی ہے۔ میرے خسر صاحب اور ساس صاحبہ سے محبت و تعلق کی بنیاد یہ تھی کہ یہ بابو اکبر علی صاحب کی اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ ان مقدس ہستیوں سے ہمارا تعلق ہوا۔ اور ہم ان کی دعاؤں کے وارث بنے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے میرا اور منصور کرامت صاحب کا نکاح پڑھایا۔ اور گواہوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی تھے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مع بیگم صاحبہ۔ حضرت صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب مع بیگم صاحبہ ہمارے گھر بمقام بریڈفورڈ تشریف لائے۔ اور قیام فرمایا۔ میرے بیٹے منور کرامت سے بہت پیار کرتے تھے کہ وہ ان کے کلاس فیلو کرامت اللہ کا پوتا ہے۔ دادا کی باتیں بچوں سے کرکے بہت خوش ہوتے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ سے بھی بہت محبت و شفقت اور دعاؤں کا تعلق تھا۔ پھر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ سے بھی قریبی شفقت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ جس میں عمر کا فرق کوئی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ اللہ کرے ہماری نسلیں اس تعلق کو تاحیات قائم رکھیں۔ (آمین)

حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کے اعزاز میں میرے میاں نے بریڈفورڈ میں ایک تقریب منعقد کی۔ جس میں بریڈفورڈ کی نمایاں شخصیات کو مدعو کیا گیا۔ ہماری بیٹیوں ملیحہ اور مدیحہ نے اسکول ٹیچرز کا تعارف کروایا۔ اتنی عظیم ہستی میں انکساری اور سادگی نمایاں تھی۔

مرتبہ: انیس احمد ندیم

حضرت امام بخاری اور آپ کی صحیح

حضرت اقدس مسیح موعود امام موصوف اور آپ کی اس تصنیف کے متعلق فرماتے ہیں۔

امام بزرگ بخاری (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 593)

اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 511)

مسلمانوں کیلئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 65)

مختصر تعارف

نام و نسب: محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ ابو عبداللہ کنیت یمن کے قبیلہ جعفہ سے تعلق۔

پیدائش: 13 شوال 194ھ کو پیدا ہوئے۔

وطن بخارا: (موجودہ ازبکستان میں)

وفات: 256ھ

دیگر اہم کتب: قضایا الصحابہ، تاریخ الکبیر، تاریخ الصغیر

صحیح بخاری مکمل نام: الجامع الصحیح المسند من احادیث رسول اللہ ﷺ وسننہ و ایامہ.

صحیح کا مرتبہ: اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہلاتی ہے

اس کتاب کا اصل موضوع: صحیح بخاری کا اصل موضوع صحیح احادیث پیش کرنا ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔

بخاری کی اہم شروح: فتح الباری، عمدۃ القاری، ارشاد الساری:

صحیح بخاری کی کل احادیث: 7563

بقیہ صفحہ 3

باریک نظر سے دیکھیں تو حق وق سب اڑ جاتا ہے صرف مالک ہی دکھائی دیتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے لئے بھی تو کچھ عدل کے ایسے قوانین بنا رکھے ہیں جو درحقیقت احسان سے تعلق رکھتے ہیں مگر ہماری زبان میں وہ عدل کہلائے گا کیونکہ خدا کا عدل جن چیزوں پر مبنی ہے وہ ساری اس نے عطا کی ہوئی ہیں۔ اس لئے خدا کے عدل کی بنیاد احسان پر ہے اور بندے کے عدل کی بنیاد حقوق پر ہے ان دو چیزوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ تبھی میں نے کہا تھا کہ مالک کا مضمون ہے جو درحقیقت ایک غالب مضمون ہے جو ہر چیز پر حاوی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 21 رفروری 1997ء)

آگاہی صحت عامہ کے سلسلہ میں

’’دل کی بیماریوں سے بچاؤ‘‘ پر ایک سیمینار

آج کل کے ترقی کرتے ہوئے دور میں جہاں سائنس و ٹیکنالوجی ترقیات کے عروج پر ہے وہاں انسانی جسم بیماریوں کے نرغے میں پھنستا چلا جا رہا ہے۔ میڈیکل سائنس اس کوشش میں ہے کہ زیادہ سے زیادہ تحقیق کے ذریعہ انسان کو لاحق ہونے والی بیماریوں سے بچاؤ کے طریقے دریافت کئے جائیں۔ فضل عمر ہسپتال کی انتظامیہ نے آگاہی صحت عامہ کے لئے مختلف بیماریوں اور ان سے بچاؤ کے حوالہ سے سیمینارز کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس سلسلہ کا ایک اہم اور مفید سیمینار مورخہ 15 فروری 2004ء کو صبح گیارہ بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے سیمینار ہال میں منعقد ہوا۔ امریکہ سے تشریف لانے والے ماہر امراض دل مکرم ڈاکٹر افضال الرحمٰن صاحب کنسلٹنٹ کارڈیالوجسٹ نے دل کی بیماریوں سے بچاؤ (Preventive Cardiology) کے موضوع پر نئی تحقیقی معلومات فراہم کیں۔

مکرم ڈاکٹر افضال الرحمٰن صاحب نے اپنے لیکچر میں ملٹی میڈیا پروجیکٹر کے ذریعہ دل کی بیماریوں، اقسام، بچاؤ اور احتیاطی تدابیر کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا دل کے امراض کی کئی اقسام ہیں اور اسی طرح اس سے بچاؤ کے بھی مختلف طریقے ہیں۔ انہوں نے دل کے سسٹم کو ایک عمارت سے تشبیہہ دیتے ہوئے کہا کہ دل کے سسٹم کے مختلف حصے ہوتے ہیں جس طرح ایک عمارت میں مختلف کمرے، دل میں چار چیمبرز ہوتے ہیں اور ان میں چار والو ہوتے ہیں۔ جس طرح عمارت میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح دل میں خون کی سپلائی کی ضرورت ہوتی ہے دل میں الیکٹریکل وائرنگ سسٹم بھی ہوتا ہے۔ جو دل کے چیمبرز کو ہم آہنگ کرنے کا کام کرتا ہے۔ ہارمونز اور نروز (Nerves) کا نظام بھی بہت اہم ہے جو دماغ سے دل تک رابطہ بحال رکھتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دل کو سپلائی کرنے والی نالیوں میں رکاوٹ کا نام ہارٹ اٹیک ہے۔ امریکہ کی کل آبادی 200 ملین کے لگ بھگ ہے، 1.5 ملین افراد ہارٹ اٹیک کا شکار ہوتے ہیں، جن میں سے 30 فیصد پہلے چھ ہفتے میں فوت ہو جاتے ہیں اور ان 30 فیصد میں سے بھی آدھے ہسپتال پہنچنے سے پہلے جان ہار جاتے ہیں۔ امریکہ کے ہسپتالوں میں ہارٹ اٹیک سے متاثرہ ایک ملین افراد ہر سال داخل ہوتے ہیں۔

جس طرح انسانی جسم کے مختلف حصوں کی کارکردگی بحال رکھنے کے لئے خون کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح دل کو اپنے چلنے کے لئے بھی خون کی سپلائی چاہئے ہوتی ہے۔ درج ذیل بیماریوں یا وجوہات کی بنا پر دل کی نالیوں میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

1۔ شوگر کی تکلیف
2۔ ہائی بلڈ پریشر
3۔ سگریٹ نوشی
4۔ کولیسٹرول کی بیماری
5۔ خاندان میں دل کی بیماری
6۔ موٹاپا
7۔ ورزش نہ کرنا

ان مندرجہ بالا وجوہات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر افضال الرحمٰن صاحب نے بتایا کہ جس طرح چینی کا شیرہ چپکنے والا مائع ہوتا ہے بالکل اسی طرح اگر خون میں شوگر کی زیادتی ہو تو خون کا بہاؤ درست نہیں رہے گا اور وہ چپکنا شروع ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ خون کی شریانیں تنگ ہونا شروع ہو جائیں گی۔ جن کی وجہ سے درج ذیل بیماریوں کے قوی امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔

1۔ فالج
2۔ دل کا دورہ
3۔ گردے کا فیل ہونا
4۔ آنکھوں کی شریانوں سے خون نکلنا اور مکمل اندھے پن کے امکانات

انہوں نے تجویز کیا کہ شوگر کے مریضوں کو ہر سال آنکھوں کا چیک اپ کرانا ضروری ہے۔ شوگر کا مکمل کنٹرول ضروری ہے۔ جس کا ایک مفید ٹیسٹ ہیموگلوبن C1A ہوتا ہے جو سات سے کم ہونا ضروری ہے۔

ہائی بلڈ پریشر شروع میں کوئی تکلیف نہیں دیتا اس لئے اکثر لوگ ڈاکٹروں کے پاس نہیں جاتے۔ ہائی بلڈ پریشر کا علاج بہت ضروری ہے۔ اس کو چیک کراتے رہنا چاہئے۔ نارمل شخص میں 135/85 سے کم بلڈ پریشر ہونا ضروری ہے۔ بلڈ پریشر چیک کرنے کا آلہ ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ جس کی مدد سے صبح اور شام مریضوں کا بلڈ پریشر چیک کرنا چاہئے۔ اگر زیادہ ہو جائے تو اس کی دوائی استعمال کرنی چاہئے۔ چیک کرنے کے دوران اگر ایک آدھ مرتبہ بلڈ پریشر زیادہ ہو جائے تو پریشان نہیں ہونا چاہئے تاہم اگر مستقل طور پر بلڈ پریشر زیادہ ہو تو فکر کرنی چاہئے۔ انہوں نے بتایا کہ بلڈ پریشر کو چیک کرنے والی ڈیجیٹل مشین بھی گھر میں رکھی جا سکتی ہے۔

خدا تعالیٰ نے بلڈ پریشر کو مختلف اوقات میں تبدیل ہونے کے لئے ہی بنایا ہے اس لئے 110/70 سے 135/85 تک کا پریشر نارمل کہلاتا ہے۔ بلڈ پریشر کے مریضوں کا جب دوائی سے BP نارمل ہو جاتا ہے تو وہ جسم میں کمزوری محسوس کرتے ہیں اس سے پریشان نہیں ہونا چاہئے کیونکہ جسم پہلے ہائی بلڈ پریشر کا عادی ہوتا ہے نارمل ہو جانے پر کمزوری محسوس ہونا طبعی امر ہے یہ کچھ عرصہ بعد خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے۔

کولیسٹرول کی بیماری درج ذیل چار قسم کی ہوتی ہے۔

1۔ LDL (بری قسم کا کولیسٹرول) 100 سے کم
2۔ HDL (اچھی قسم کا کولیسٹرول) 35 سے زیادہ
3۔ Triglycerides (ایک قسم کی چربی) 150 سے کم
4۔ ٹوٹل کولیسٹرول 200 سے کم ہونا چاہئے۔

اگر کولیسٹرول زیادہ ہو تو خوراک کو کنٹرول کرنا چاہئے۔ ہر قسم کی چکنائی کو کم کرنا ضروری ہے۔ خوراک میں 30 فیصد سے کم چکنائی والی چیزیں ہونا ضروری ہیں اور اسی طرح 10 فیصد سے کم نہ ہو۔ مکھن اور دیسی گھی بری قسم کی چکنائیوں میں شمار ہوتا ہے جس کی وجہ سے خوراک کی نالیوں میں چکنائی بیٹھنا شروع ہو جاتی ہے۔

پکانے کے لئے گھی کی بجائے تیل استعمال کرنا چاہئے۔ زیتون کا تیل ہو تو بہتر ہے۔ کھانے کے تیل کو تیز آنچ پر نہیں پکانا چاہئے کیونکہ اس طرح یہ تیل گھی میں بدل جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ کھانے کے تیل کو ہلکی آنچ پر دیر تک پکائیں۔ انڈے کی زردی اور آم میں زیادہ کولیسٹرول ہوتا ہے اس کے مریضوں کو ان سے احتیاط ضروری ہے۔ چکنائی بہت کم کر کے نشاستہ والی اشیاء کا زیادہ استعمال درست نہیں بلکہ ہر کھانے میں کم از کم 10 فیصد چکنائی ہو اور پھل کا استعمال زیادہ ہونا چاہئے۔ بکرے کے گوشت کی نسبت مرغی کے گوشت میں چکنائی کم ہوتی ہے۔ انسانی جسم میں اگر LDL یعنی بری قسم کی چکنائی 140 سے زیادہ ہو تو خوراک میں احتیاط کے ساتھ ساتھ دوائی کے استعمال کی ضرورت بڑھ جاتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کولیسٹرول کے حوالے سے دوائی ہمیشہ رات کے وقت لینی چاہئے کیونکہ کولیسٹرول رات کے وقت زیادہ ہو جاتا ہے اچھی قسم کا کولیسٹرول HDL بڑھانے کے لئے ورزش زیادہ سے زیادہ کرنی چاہئے۔ ورزش سے مراد پیدل چلنا یا بھاگنا ہے۔ ہر قسم کی چکنائی سے پرہیز ہی جسم کی چربی کو کم کرتا ہے۔

انہوں نے بتایا مغربی ممالک میں تمباکو نوشی سے پرہیز کے لئے بہت زیادہ اقدامات ہو رہے ہیں۔ سگریٹ بنانے والی کمپنی کے لئے ہر پیکٹ پر سگریٹ کے نقصان کے حوالے سے وارننگ لیبل لگانا ضروری ہوتا ہے۔ اشتہارات میں بھی سگریٹ کے مضر اثرات کا نوٹس شامل کیا جاتا ہے۔ انہی اقدامات کے پیش نظر سگریٹ بنانے والی کمپنیاں مغربی ممالک سے پسماندہ ممالک کی طرف منتقل ہو رہی ہیں کیونکہ پسماندہ ممالک میں ابھی سگریٹ سے بچاؤ کی مہم زور نہیں پکڑ سکی۔ انہوں نے بتایا کہ تمباکو میں 200 سے زائد نقصان دہ کیمیکلز ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا دل کے مریض خاص طور پر سگریٹ کو چھوڑ دیں کیونکہ سگریٹ کا نقصان پینے والے کے علاوہ گھر والوں اور ارد گرد کے لوگوں کو بھی ہوتا ہے۔ باقاعدہ منصوبہ بندی کے ذریعہ سگریٹ کی عادت کو چھوڑ دیں۔ نیکوٹن، چیونگم، نیکوٹن پیچ، نیکوٹن انہیلر اور بعض قسم کی دوائیوں کی مدد سے بھی سگریٹ کی موذی عادت ختم کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ سگریٹ کی تعداد میں آہستہ آہستہ کمی کرنے سے بھی یہ عادت چھوٹ سکتی ہے۔

اگر کسی خاندان میں کم عمر کے افراد کو دل کے دورے کا رجحان ہو تو دیگر افراد خاندان کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ خاندان میں دل کی بیماریوں کی ہسٹری تو بدل نہیں سکتی تاہم اس خطرہ کو کم ضرور کیا جا سکتا ہے۔

موٹاپا ایک بڑھتی ہوئی بیماری ہے۔ اس سے دل کی بیماریوں میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کو مغرب میں ایک وبا قرار دیا جا رہا ہے۔ موٹاپے کو کم کرنے کا واحد طریقہ خوراک میں کمی ہے۔ اگر انسان کا وزن مقررہ حد سے 30 فی صد زائد ہو جائے تو مرنے کے 30 فیصد امکانات زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اگر موٹاپے کا تعلق پیٹ سے ہے تو اس سے دل کی بیماریاں زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ ورزش اور خوراک میں احتیاط موٹاپے کا علاج ہے۔ دل کی بیماری میں ورزش کرنے والے لوگوں کے مرنے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ بعض افراد رات کو سوتے وقت صحیح سانس نہیں لے سکتے۔ کیونکہ ان کو آکسیجن کی ضرورت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس بیماری کو Sleep Apnea کہتے ہیں۔ سونے کے دوران مریض ایسے خراٹے لیتا ہے جس سے بے آرامی ظاہر ہوتی ہے۔ اور مریض سکون سے نہیں سو سکتا۔ ایسے مریضوں میں دل کی بیماری کے امکانات زیادہ ہو جاتے ہیں۔ ان کو رات کے وقت آکسیجن ماسک پہن کر سونے سے آرام مل سکتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے دل کی دیگر بیماریوں کے بارے میں بھی بعض قیمتی معلومات فراہم کیں۔ ان کے لیکچر کے بعد حاضرین نے سوالات دریافت کئے ان کے جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے درج ذیل نکات بیان کئے۔

☆ دل کی بیماری میں ادرک اور لہسن کا فائدہ کم ہوتا ہے۔ ان کے استعمال کے ساتھ اصل علاج ترک مت کریں۔

☆ 110/70 سے کم بلڈ پریشر کا عموماً علاج نہیں ہوتا اگر کمزوری یا چکر آئیں تو ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

☆ ہائی شوگر کے مریضوں میں 15-10 سال کے بعد اندھاپن کی شکایت ہو سکتی ہے۔

☆ بلڈ پریشر کے کم یا زیادہ ہونے کا عمر سے زیادہ تعلق نہیں ہوتا۔

☆ دل کے مریضوں کے لئے کسی بھی وقت سیر کرنا ضروری ہے۔ سیر کا کوئی وقت مقرر نہیں۔

☆ کھانا کھانے سے پہلے پیدل چلنا چاہئے یا کھانے کے کافی وقت کے بعد۔

☆ چائے کا نقصان کافی کی نسبت کم ہے۔

☆ بلڈ پریشر کے مریض نمک ایک حد تک کم کریں۔ بالکل ترک کرنا ضروری نہیں۔
☆ پریشانی سے بلڈ پریشر یا دل کا دورہ پڑ سکتا ہے۔
☆ اسپرین دل کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔
☆ اگر معدے میں تکلیف نہ ہو تو بلڈ پریشر کے مریض اسپرین استعمال کر سکتے ہیں۔
☆ دل کی تکلیف میں درد سینے کے بائیں طرف نہیں ہوتا بلکہ چھاتی کے درمیان میں گھٹن اور دباؤ سا محسوس ہوتا ہے، ٹھنڈے پسینے آتے ہیں اور الٹی کی کیفیت ہوتی ہے۔
☆ سینے کے بائیں طرف ہونے والے درد کی وجہ نروپرابلم بھی ہو سکتی ہے۔

اس مفید سیمینار کے آخر پر مکرم کرنل (ر) ڈاکٹر محمد عبدالخالق صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ نے دعا کرائی۔ حاضرین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ اس سیمینار کو سننے کے لئے کافی تعداد میں خواتین و حضرات تشریف لائے تھے۔

(رپورٹ: ایف شمس)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35903 میں شاہد عمران احمد ولد چوہدری نصیر احمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2003-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم -/3000 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1900 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شاہد عمران احمد ولد چوہدری نصیر احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ چیمہ ولد شرف دین چیمہ جرمنی گواہ شد نمبر 2 حافظ فرید احمد خالد ولد حمید احمد خالد جرمنی

مسل نمبر 35904 میں بشیر احمد راحیلہ ولد میجر عارف زمان راحیلہ پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2003-7-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع امریکہ کا نصف حصہ مالیتی -/US$104000 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000$ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بشیر احمد راحیلہ ولد عارف زمان راحیلہ U.S.A گواہ شد نمبر 1 آفتاب احمد نگل ولد محمد عالم USA گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد ولد شمس الدین USA

مسل نمبر 35911 میں Tety Lidiawati زوجہ Asep Saepullah پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت 1995ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2003-4-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ (طلائی زیور وزنی 9 گرام) مالیتی -/630000 روپے۔ طلائی انگوٹھی وزنی 5 گرام مالیتی -/350000 روپے۔ طلائی جھمکے وزنی ایک گرام مالیتی -/70000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Tety Lidiawati زوجہ Asep Saepyllah انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Asep Saepullah خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 A.Kosasih ولد Markayim انڈونیشیا

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل ٹریڈنگ کمپنی
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
طالب دعا: فیصل خلیل خاں، قیصر خلیل خاں
فون: 7563101 موبائل: 0300-4201198

شکریہ احباب

☆ مکرمہ زاہدہ مسرت صاحبہ اہلیہ مکرم سمیع اللہ قمر صاحب مرحوم مربی سلسلہ زمبابوے لکھتی ہیں۔ میرے شوہر مکرم سمیع اللہ قمر صاحب مرحوم مربی سلسلہ زمبابوے کی اچانک وفات پر میں ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے بذریعہ فیکس۔ فون۔ خط اور بنفس نفیس ہمارے ہاں تشریف لا کر تعزیت کی اور ہمارے زخمی دلوں کی ڈھارس بندھائی۔ چونکہ فرداً فرداً سب کو جواب دینا ممکن نہیں لہٰذا خاکسار بذریعہ روزنامہ الفضل تمام تعزیت کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آئندہ بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

درخواست دعا

☆ مکرم سعید احمد وفا صاحب کارکن دفتر الفضل کا بھتیجا ولید احمد ابن مکرم منور احمد صاحب بھٹی انسپکٹر بیت المال کو بے ہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ تا حال بیماری کی صحیح تشخیص نہیں ہو سکی۔ اس کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح و تقریب شادی

☆ مکرم منظور احمد خان صاحب ایاز اسلام آباد لکھتے ہیں۔ خاکسار کی چھوٹی بیٹی مکرمہ ناصرہ کلثوم ایاز صاحبہ کا نکاح مورخہ 13 فروری 2000ء کو ہمراہ مکرم ہارون احمد کھوکھر صاحب ابن مکرم عبدالرشید صاحب کھوکھر (مرحوم) آف کینیڈا سے 15 ہزار کینیڈین ڈالر پر مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے پڑھا ان کی شادی کی تقریب مورخہ 10 جنوری 2004ء کو مقامی ہوٹل اسلام آباد میں ہوئی اس موقع پر مکرم حنیف احمد محمود صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

نکاح

☆ مکرم چوہدری عبدالستار صاحب دارالفتوح غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ کہ میرے بیٹے مکرم عبدالقدوس صاحب آف بیلجیئم کا نکاح ہمراہ مکرمہ رشدہ قمر صاحبہ بنت مکرم ملک داؤد احمد صاحب (مرحوم) دارالنصر غربی حلقہ منعم سے مبلغ -/4200 یورو حق مہر پر مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 13 فروری 2004ء کو بیت المہدی گولبازار ربوہ میں بعد نماز عصر پڑھا۔ احباب جماعت سے رشتہ کے جانبین کیلئے بابرکت مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب آمین

☆ مکرمہ درعدن صاحبہ بنت مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 30 جنوری 2003ء کو عائشہ دینیات اکیڈمی (مدرسۃ الحفظ طالبات) کے ذریعہ قریباً 2 سال 9 ماہ میں قرآن کریم مکمل حفظ کر لیا۔ چنانچہ دہرائی کے بعد مورخہ 27 جنوری 2004ء کو تقریب آمین ہوئی۔ اس موقع پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔ مکرمہ درعدن صاحبہ مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم کنری سندھ کی پوتی اور مکرم عطاء اللہ درویش صاحب کنری سندھ کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ عزیزہ درعدن کو علوم قرآن سے وافر حصہ عطا فرمائے اور آئندہ زندگی میں مزید اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ (آمین)

سانحہ ارتحال

☆ مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (ر) انسپکٹر مال ابن مکرم چوہدری فقیر احمد صاحب آف اونچا مانگٹ ضلع حافظ آباد حال دارالعلوم غربی حلقہ خلیل مورخہ 25 فروری 2004ء کو علالت کے بعد بعمر 73 سال وفات پا گئے۔ آپ ایک مخلص کارکن اور خادم سلسلہ تھے۔ آپ مکرم رانا محمود احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت کے خسر تھے آپ کی نماز جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے مورخہ 26 فروری 2004ء کو بعد نماز عشاء بیت المہدی میں پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم حمید الدین اختر صاحب صدر محلہ دارالعلوم غربی خلیل نے دعا کرائی۔ مرحوم نے 5 بیٹے اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

دعائے نعم البدل

☆ مکرم مظہر احمد چیمہ صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ شمس النہار صاحبہ اہلیہ مکرم سلیمان قیصر صاحب چیمہ قائد ضلع خیر پور سندھ کا بیٹا عدنان احمد پیدائش کے چند روز بعد مورخہ 26 فروری 2004ء کو وفات پا گیا بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھا۔ احباب سے والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 4مارچ2004ء

طلوع فجر	5:10
طلوع آفتاب	6:30
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:10

خلائی سفر

خلائی سفر کے دوران 1960ء سے اب تک بیسیوں خلاباز موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں۔1960ء میں سابق سوویت ریاست قازقستان کے خلائی مرکز میں راکٹ پھٹنے سے 91جبکہ 1980ء میں واسٹاک راکٹ پھٹنے سے 50افراد ہلاک ہوگئے تھے۔اپالو ون میں دوران تربیت 3امریکی خلاباز زندہ جل گئے۔ایک روسی خلا باز پیرا شوٹ نہ کھلنے کے باعث مارا گیا۔1971ء میں 3روسی خلاباز ہلاک ہوئے۔1986ء میں ایک خلائی شٹل چیلنجر اپنی پرواز کے صرف 80 سیکنڈ بعد ہی فضا میں پھٹ گئی اس میں سوار سات خلاباز جاں بحق ہو گئے۔یکم فروری 2003ء کو امریکی شٹل کولمبیا زمین کی فضا میں داخل ہونے کے بعد تباہ ہوگئی۔اس حادثے میں بھی سات خلاباز ہلاک ہونے جن میں 2خواتین بھی شامل تھیں۔

امراض قلب کے مریضوں میں اضافہ

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور ملک کے اندر امراض قلب ایسا واحد ادارہ ہے جس میں مریضوں کی تعداد گزشتہ 8سالوں کے دوران 150فیصد بڑھ گئی ہے۔2003ء میں ایک لاکھ 24ہزار 7سو66مریض آؤٹ ڈور میں آئے۔64ہزار کو مفت علاج اور ادویات مہیا کی گئیں۔دل کے 1489آپریشن ہوئے صرف 401مریضوں نے خود اخراجات برداشت کئے۔

مردہ زندہ ہو گیا بھارتی ریاست ہریانہ میں ایک شخص جسے ڈاکٹروں نے مردہ قرار دے کر ہسپتال کے مردہ خانہ میں ڈال دیا تھا۔دوبارہ زندہ ہو گیا۔یہ شخص زخمی حالت میں سڑک کے کنارے پڑا تھا کہ پولیس اسے ہسپتال لے آئی۔جہاں معائنہ کے بعد ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا اور ضروری کارروائی کے بعد مردہ خانہ بھجوا دیا۔مگر کچھ دیر بعد اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔اور مردہ خانہ کے ملازم اسے ایمرجنسی لے گئے جہاں ڈاکٹروں نے اسے داخل کر کے اس کے نئے کاغذات بنادیئے۔(جنگ 19جنوری2004ء)

مچھر انسانی پسینے کی بو سونگھ کر حملہ کرتے ہیں

برطانوی سائنس جرنل نیچر میں انکشاف کیا گیا ہے کہ سائنسدانوں نے یہ راز معلوم کر لیا ہے کہ ملیریا پھیلانے والے مچھر انسانی پسینے کی بو سونگھ کر کس طرح ملیریا پھیلاتے ہیں جس سے ہر سال دس لاکھ افراد ہلاک ہو رہے ہیں۔پسینے کی بو پر لپک کر کاٹنے کی صلاحیت مادہ مچھر کے اعصابی نظام میں ہوتی ہے اور وہ دور سے پسینے کی بو سونگھ لیتی ہے۔

موبائل فون خطرناک نہیں

برطانوی ماہرین کے ایک پینل نے انکشاف کیا ہے کہ موبائل فون سے کینسر یا کسی دوسری بیماری کا کوئی خطرہ نہیں مگر ریڈیو فریکوینسی کے اثرات کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔اس لئے مزید تحقیق کی ضرورت باقی ہے۔

خواندگی کی شرح بڑھانے کا سستا اور انوکھا طریق

بھارت میں تعلیم بالغاں کے ماہرین نے خواندگی کی شرح بڑھانے کیلئے ایک انوکھا اور سستا طریقہ وضع کیا ہے جس سے اب تک 40ہزار افراد کو خواندہ بنایا جا چکا ہے۔اس طریقے کے تحت لوگوں کو حروف تہجی پڑھانے کے بجائے انہیں مکمل الفاظ پڑھائے اور یاد کرائے جاتے ہیں جن سے ایک ناخواندہ محض دس مہینوں میں لکھنے پڑھنے کی صلاحیت حاصل کر لیتا ہے۔بھارت میں ایک اندازے کے مطابق 35فیصد لوگ ناخواندہ ہیں جس کی وجہ سے اقتصادی ترقی اور معاشرے پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔اس نئے طریقے کو بنانے والے ماہرین میں شامل ڈاکٹر ایف سی کوہلی کا کہنا ہے کہ پڑھانے والے کی تنخواہ ملا کر ایک شخص کو خواندہ بنانے کیلئے صرف ایک سو روپے کا خرچ آتا ہے۔انہوں نے کہا کہ انسانی دماغ میں تصاویر اور اشکال کو پہچاننے اور یاد رکھنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے اسی لئے حروف تہجی کے بجائے وہ الفاظ کو تصاویر کی طرح لوگوں کو یاد کراتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ یہ پروگرام کمپیوٹر کے ذریعے چلایا جاتا ہے جس میں تجربہ کار استادوں کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔پروگرام کے آغاز میں پانچ علاقائی زبانیں شامل کی گئی ہیں تاہم 13دوسری زبانوں کو جلد شامل کرنے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔

نکاح

مکرم منور احمد باجوہ صاحب آف چونڈہ حال مقیم جرمنی لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بھتیجے مکرم عمران احمد باجوہ صاحب ابن مکرم چوہدری اعجاز محمود باجوہ صاحب چونڈہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ عنبرین بشارت صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد صاحب مقیم جرمنی سے مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 31جنوری2004ء کو مبلغ سات ہزار یورو حق مہر پر احمدیہ بیت الذکر چونڈہ میں پڑھایا۔مکرم عمران احمد باجوہ صاحب مکرم چوہدری شہباز خاں باجوہ صاحب مرحوم چونڈہ کے پوتے اور مکرم چوہدری محمد علی صاحب مہار مرحوم سکنہ چندر کے منگولے ضلع نارووال کے نواسے ہیں۔اسی طرح عنبرین بشارت صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب مرحوم آف ملتان کی پوتی ہیں۔احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

بازیافتہ طلائی کانٹا

ایک عدد طلائی کانٹا دفتر صدر عمومی میں جمع کروایا گیا ہے۔جس کسی کا ہو دفتر سے رابطہ کرلیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

نیشنل کالج ربوہ

لینگویج کلاسز داخلہ 10مارچ
☆ سپوکن انگلش ☆ سپوکن جرمن
فون نمبر: 215025
داخلہ کی آخری تاریخ 10مارچ

اعلان داخلہ کڈز وزڈم ہاؤس

(منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب)
جونیئر، سینئر نرسری اور پریپ کلاس میں داخلہ 3مارچ بروز بدھ شروع ہوگا۔نرسری کلاسز میں داخلے کیلئے بچے کی عمر 2½ سال سے زائد ہونی چاہئے۔
کلاس ون۔ٹو۔تھری اور فور میں داخلہ 3۔اپریل بروز ہفتہ شروع ہوگا۔اپنے بچوں کی بہترین تعلیم وتربیت کیلئے پورے اعتماد سے رابطہ کیجئے۔
نوٹ۔سکول کو بی۔اے بی۔ایس سی اور ایم۔اے ایم ایس سی لیڈی ٹیچرز لیڈی کلرک اور آیا کی ضرورت ہے۔
پرنسپل کڈز وزڈم ہاؤس (رجسٹرڈ) ربوہ
فون: 04524-211227

مکان برائے فروخت

واقع B-4 ناصر آباد غربی ربوہ 10مرلہ تعمیر شدہ 2بیڈروم سمیت اٹیچ باتھ۔سٹور۔ڈرائنگ ڈائننگ ڈرائنگ روم ٹی وی لاؤنج،کچن،برآمدہ صحن بجلی گیس بمعہ ٹیلی فون بہترین لوکیشن برائے فوری فروخت
برائے رابطہ: 04524-213827-213752

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔
فی ڈبی 30/ روپے بڑی 90/ روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

سی پی ایل نمبر29

ESTD 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ربوہ
ریلوے روڈ 04524-214750
اقصیٰ روڈ 04524-212515
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

آپ کی خدمت ایک نئے انداز میں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
گولبازار ربوہ فون دکان 211584
نیز کرسیاں بھی کرایہ پر دستیاب ہیں
شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم اب ایک اور انداز میں آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں عمدہ کھانے اور بہترین کراکری

ہومیو پیتھک ادویات

جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک پوٹینسیاں مدرٹنکچرز،بائیوکیمک ادویات،سادہ گولیاں،ٹکیاں،شوگر آف ملک،خالی ڈبیاں وڈراپرز بارعایت دستیاب ہیں۔جرمن پوٹینسی سے تیار کردہ 117ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون ہیڈ آفس: 213156